

ہست مرداں مددخدا

بسام جہاں دار جاں آں ویں

ہر سے ناز و عقل دو اش و بذریحش من بفکناظریں برجوی تقدیر خوش

اُوقتائے راز

پہلا باب

حُسْنِ فَرْوَحْسُ عینِ وقت پر ہونجتا ہے
نہ کہ شمار کہ سختیش ہے بیشمار تری مرتے قٹنا ہے نہیں ہیں شمار کے قابل
اکیت تند رست متوسط عمر آدمی اکیت قدم آگے بڑھا اور
لکڑی کے خیگلے کو ہاتھ سے پکڑ لیا۔ جو نبی خلق ت سے بھری عدالت
میں شیش نوج کے منہ سے اپنानام سننا۔

حج - جان ہمیکت پر جعل سکتہ بنانے کا جرم ثابت ہو گیا ہے تقدیر کی
چھان بین اور تقسیش بڑی جان فشاری سے کی کی ہے۔

ادھر مہران جیوری یہی متفق الرائے ہیں علاوہ اسکے قبل بھی
تم پارچ سال کی قید بھگت چکے ہو۔ اس لئے میں تمہیں آج دس سال

سرتاپاں ان امور میں دھلی ہوتی ہے جو سطحی جذبات کے باعث
اشتعال اور اخلاقی انحطاط کا ذریعہ ہے۔ لیکن ”الماں“ کا دامن
ان فاختوں سے پاک ہے۔ اس ناول میں ہبہاں دلچسپی انسانیت
بوجوہ تمام موجود ہے۔ وہاں انسانی فطرت کے تمام پہلوؤں کی ترجیحی
بھی نہایت عام فہم پر پایا میں کی گئی ہے۔ الماس کے مطالعہ سے وہ
تمام فیضیاتی کیفیتیں منظر عام پر دکھائی دیتی ہیں جن پر الفاظ و نطق کی
شکنگ دامانی کا پردہ پڑا رہتا ہے۔ ہمارے خیال میں الماس کی شاعر
نے اس اختراع کو کہ مشرقی افساد نگاہی قلب دو بدن اور سیرت
واخلاق کی آئینہ دار نہیں بالکل بے معنی ثابت کر دیا ہے۔ اس پہنچن
تصنیف پر حاجی صاحب تابل صد سو ہزار تحسین ہیں ہم۔ ”عالمگیر“ کے ناظرین
ستے پر زور سفارش کرتے ہیں کہ اس کتاب کے مطالعہ سے استفادہ حاصل
کریں۔

(ادارہ عالمگیر)

جان ہیکست۔ ہاں بیٹا اسی طرح رہو۔ اور اسی حال میں گذارے جاؤ کہ
یہ تمہارے نئے اور اچھا ہو گا۔ جبکہ میرے بعد تھارا سوائے خدا کے اُو
کوئی خبر گیراں نہیں۔ آہ! اپنی بیچاری ماں کا خیال رکھنا اور اس کی خدمت
کرنے میں کوتا ہی نہ کرنا۔ تمہارے ایسا کرنے سے میری قید کی گھر بیان
اچھی کٹیں گی۔ جاؤ خدا تمہارا حافظانا عمر ہو۔

رُنْجَ آتَنَا نَهِيْسِ مِيرَاجِسَ لَكَھَ كُونِيْ

بِهِ مَرَّ نَامَةِ اعْمَالِ مِيسَ كِيُونَكَرَ آيَا

یہ کہتے ہوئے اُس نے چارلی کے ہاتھ کو آخري وفعہ ذرا اور زور سے
دیا اور گھوم کر کہہ رے کی سیڑھیوں سے نیچے اور پولیس کے ہمراہ
لو رہ کے ہجوم میں غائب ہو گیا۔

تَسْيِيْحَهُ كِيُونَكَرَ اچھا ہو نہ ہو جتَّیْکَ عَلَى جَھَا

نَهِيْسِ بُو يَا بَعْتَمْ اچھا تو کپ پاؤ کے چھل جِي

چارلی بیچارہ رتنا مفہوم لوگوں کی زد سے بچتا گلیوں و بازار سے
ہوتا ہوا سیدھا اپنے گھر جو "نیمیری لین" کے علاقہ بنام "برڈز نیست"
BIRDS NEST میں سکھا۔ جا پہنچنا اور دروازہ کو ڈھکیل کر جوں ہی وہ
اندر جائے لگا تو اُسے برابروں کے نمرد میں بوتل سے گلاس کے لیکرے کی
آواز آئی۔ مگر جیسے ہی وہ اس کمرہ میں داخل ہوا تو اُس سے گلاس یا بوتل نظر
نہ پڑی مگر ہاں ایک لمبی درلی پتلی عورت الماری کے پاس جس کو وہ بند کر رہی
تھی کھڑی دکھائی دی۔ اور ساتھ ہی اُس کے شراب کی بوکھی اُسکو محسوس ہوئی

قید سخت کی سزا دیتا ہوں۔

ملزم نے بچ کا حکم بغور سننا۔ اور سر جھپکائے مٹوڈب کھڑا رہا
یکاکیج جوں ہی اس نے سراٹھایا تو اس کی نگاہیں ایک تیرہ سالہ لڑکے
پر جم گئیں۔ جو بھیچ کر قرب ہی کھڑا تھا۔ اور ملزم سے باٹھے ملائے کو
اپنا باٹھہ بڑھا رہا تھا۔

جان ہیکست نے کھڑے سے جھک کر اس پڑھے ہوئے شے
اور پیارے ہاتھ کو جوش سے پکڑ لیا۔ اور پُر نم آنکھوں و بھرے
ہوئے دل سے کہنے لگا۔ "الوداع چارلی الوداع" بیٹا تم کچھ غم و
فکر نہ کرو۔ میری قسمت میں یہ ہی لکھا تھا۔ میں تو پندرہ سال بھجھے ہوئے
تھا۔ مسکرے کہ اتنے پر بھی خیر گذری۔ مگر میٹا میری آخری بصیرت یا د
رکھنا۔ ایک ہونہار اور نیک چلن سپوت ہونے کی کوشش کرنا اور
ہمیشہ سچائی پر ثابت قدم رہنا۔

چارلی۔ لیکن آبا کیا میں اسی طرح رہوں جب تک آپ والپل میں؟
اور یہ کہتے ہوئے اس کی زبان لڑکھڑا گئی اور آنسو روں ہو گئے۔
کہا حال دل اور نکل آئے آنسو
بیٹھے بیٹھے ہمیں کیا جانے کیا یاد آیا

جان ہیکست نے اپنی پیشانی پر ہاتھ پھیر کر کچھ سوچنا چاہا تھا کہ سپاہی
نے اس کا شانہ ہلکایا۔ گویا زبان حال سے کہہ رہا تھا کہ تم کو بسوچنے
کا وقت نہیں۔

چاہئے کچھ ہو جائے۔ ۵

کیا کھلے کھولے گی اُمیدِ ول میر آزو
یاس کے دہن میں یہ پرورش یا نئی ہوئی

چارلی کی والدہ بختی حبختی الماری کی طرف چلی کہ مجھے بیچارہ پیارے
جان کے اس واقعہ نے سخت حیران و پریشان کروئی بے ذرا سی شرآ
پی کر اپنے غمومِ ول کو بہلاتی ہوں ۔ یہ کہتے ہوئے اس نے تو مل کھانی
ہی سختی کہ چارلی نے لپک کر باہنہ پکڑ لی ۔ اور کہا ۔

چارلی عاجزی سے منت کرنے ہوئے دام خدا کے واسطے
اب تو باز آؤ ۔ اور ایسے طریق پر بود باش اختیار کر دکھنے کو دنوں کی گذر
تو ہو جائے میں آنا کہماں سے ناؤں گھا ۔ کہ تمہاری اس مردار شراب کو
بھی کافی ہو سکے ۔ آہ یا آہ ۔ وہ مردار شراب جس نے سینکڑوں خاندان تباہ
کر دیے اور انسان کم نہیں چھوڑ ز ۔ آہ جو تمہیں سر اسر لقصان دے رہی ہے
مگر تم نہیں باز آتیں ۔ بیچارے والد بھی تمہارے واسطے اس مردار کو ہمیا
کرتے کرتے عاجز آگئے ۔ تمہیں بہتر اسمجھایا ۔ پر تمہاری طبیعت نہ بدلتی اسی
حباب و جہد میں دروازہ ٹھلا ۔ اور ان دونوں حیرت زدؤں کی لگا ہوں کے
سامنے ایک لمبا متوسط العمر شخص کھڑا نظر آیا ۔ جس کے او سط و رجہ کی محفل کے
پیڑے تپرے کے گاڑ ٹرس اور بھاری کیل دار بوٹ نظاہر کرد ۔ ہے سنتے کہ اس
کی زندگی کا بڑا حصہ مقابلہ شہری رہائش کے دیپاٹ میں نیادہ گذراتے
اس کا پُر رعب چہرہ بکھر ازگ ۔ فراغ سینہ اور گنڈھیلے ہائجھ پاؤں مبلارے

ایسا تھا ہی اسکے، اسے کتنے سال کی قید ہوئی؟ یہ مکان کی رئیسہ کا پر اشتیاق سوال
تھا۔ ایہ دہاں کھڑا مجھے کیا گھور رہا ہے۔ اور قدرت کے خلاف تھا۔ انسان میرے محبت بھے
دل کو تو کیوں، فائزور میں الیجھانا چاہتا ہے؟ میں پھر لوچھتی ہوں کہ تیرے
غرب باب کا کیا حشر ہو، امر لعنتی کتنے سال کی سزا ہوئی؟ ۶۰
چارلی جونکہ اپنی والدہ کی عادات و اطوار سے واقف تھا اُس نے بُرانہ طانا اور
نمٹھنیں و حشمت تر ہبھے میں بولا کہ آہا بیچارے والد کو دن سال کی سزا ہوئی
ہے مگر وہ مجھے یوں ہی رہنے اور آپ کی خبر گیری کی لصیحت کر گئے ہیں۔
جو بلما ہے وہ ہمارے ہی لئے ہے مخصوص
لے فاکٹ کیا تے سایہ میں ہمیں تھوڑیں

چارلی کی والدہ - ہاں الیسا ایک طرح ہو سکتا ہے اگر تم پنے اس بیہودہ پنے کا خاتمہ کر دو اور اپنے والد کے فضول خیال پرہ جاؤ میں اُسے شروع ہی سے بے نیا و سمجھتی تھتی ۔

چارہ فی بیشک آماں۔ یہ سب کچھ درست ہے مگر اپ میں اپنے والد کا کہا کروں گا چاہئے کچھ ہی ہو۔ اور لڑکے نے یہ الفاظ بڑھی ثابت قدمی سے کہے۔ جب آبا کو قید کا حکم سنایا جا چکا تو بعد کو میں نے خاص طور پر اپنی موجودہ حالت کی بابت پیارے والد سے دریافت کیا تو انہوں نے ہدایت کی کہ اسی طرح گذارے جاؤ۔ میں شاپد خود تو اسی نہ سکتا۔ مگر یہ اپیارے باپ کے حجم سے مجبور ہوں۔ میں اپنے باپ کا حجم نہیں ڈال سکتا۔ بلکہ جس طرح ممکن ہو گائے جان کے ساتھ بُخاؤ نکا

مالک ہے ” تمہیں خبر ہے کہ میں آج جیک کے مقدمہ کی کارروائی کیوں
دیکھنے گیا تھا؟ ”

مسینہ ہمیٹ ” نہیں مجھے نہیں معلوم ”

اجنبی جوان ” اچھا تو لو سنو ” مجھے معلوم تھا کہ جیک کا ایک ہر نہار لڑکا
ہے جو اس وقت خدا کے فضل سے اچھا خاصہ جوان ہو گیا ہو گا۔ مگر اپنے
غیر بادال دل کے قید ہونے کی وجہ سے سیکیں وہ سر ہو جائیں گا۔ چونکہ جیک
ہمیٹ کی اولاد نیک ہے اور مجھے اپنے پیشہ کی مدد میں خاصکرا ایک شرفین
لڑکے کی ضرورت ہے۔ اس لئے میں نے یہ موقع مناسب سمجھا اور ما سڑ
چارلی کے پیچے پیچھے پہاں چلا آیا۔

مسینہ ہمیٹ ” ہر نہاری ہمدردی اور عین عنایت ہے ” میں نہارے آنے
سے پہلے پہ ہی سوچ رہی تھی کہ اب ہماری گذر کیسے چلے گی۔ اور ہمیں یہ تو
بتاؤ ” تھواہ کیا ملے گی؟ ”

اجنبی جوان ” دن گاہری مسکراہٹ سے تھواہ کام دیکھ کر دیجایا گی۔
مگر فی الحال شروع شروع میں وہ تم کو دو اشرفیاں مانہوار پہنچ سکیں گا۔ اور
یہ کہتے ہوئے وہ چارلی کی طرف مرڑا جو اس ہونے والے گندمی رنگ
مرنی کو خوب جاتا تھا مگر چارلی کو بہت غور و فکر کرنے کے بعد بھی خیال
نہ آیا کہ اس نے اس اجنبی کو کبھی دیکھا ہے۔ اور بوجہ اپنی کم عمری و
نا تجربہ کاری وہ اس کی مسکاریوں اور جیالا کیوں میں تمیز نہ کر سکا۔ گوونہ طاہرا
اس بات سے بہت خوش تھا کہ اب اسکے الد کی بھی نسبت پوری ہو جائیں گی۔

کہے کہ آن میں جسکی خون ہے۔

اجنبی جوان وہ مجھے تعجب نہ ہو گا اگر آپ خفا ہوں۔ میسٹر ہمیست یہ کہتے ہوئے اُس نے دروازہ بند کر کے پر غصب عورت کی طرف ہاتھ بڑھایا۔ اور کہا "آہ۔ میں خود بھی عدالت میں موجود تھا۔ میں نے اپنے کانوں اپنے پر اتنے دوست کو دس سال قید کا حکم صادر ہوتے سنائی۔ ویسے تو اجنبی کا ہاتھ بڑھایا کی طرف دراز تھا۔ مگر در اصل وہ اُس بھین اور حملکتی ہوئی انہوں والے چارلی کو تاک رہا تھا۔ رمکاری سے)۔

بیکس ہیں نامرا دھیں خانہ بد وش ہیں

کیا آپ کو تباہیں کہ آتے کہ صرسو ہم

میسٹر ہمیست۔ چوبک کرن کون؟ اُو ہو "جم سیلپری"۔ ہاں تم وہی میرے خادم کے پر اتنے دوست ہو۔ یہ کہکر اُس نے ایک لمبا اور سرو سانس لیا۔

اجنبی جوان نے ہاتھ بڑھا کر اور منہ لگاڑ کر کہا مہشت جہاں تک اس نام کا تعلق ہے میں نہیں کہہ سکتا کہ تم غلطی پر ہو۔ مگر میں نے اس نام کا آدمی اب سے پانچ سال پہلے تہار خاوند کارناموں میں شامل۔ بھیجا تھا۔ لیکن میں اس وقت تہارے سامنے جسفلومکس کھڑا ہوں۔ اور شکار گاہ کے اعلیٰ عہدہ پر مامور ہوں۔

میسٹر ہمیست رنے شکنی طور پر مسکرا کر زور سے کہا۔ اور گذارہ کے طور پر ایسا گز ہے ہو؟

اجنبی جوان ہاں گذارہ کے طور پر لیکن ایک عمدہ گذارہ ہے اور نیک

سچی نیک یا غلطی کی بندی ایک خانہ بد وش قوم کو کہنے ہیں جن کی نیک محاذی ایک حد تک ہی سمجھنی چاہئے۔

ہوئی۔ کبھی کبھی کوئی ٹوٹی چھوٹی چھوپڑی یا کسی عمارت کے گھنڈرات نظر آ جاتے تھے۔ درند پیا بان خیگل کے سوا وور تک کچھ اور نہ دکھائی دیتا تھا۔ حتیٰ کہ وہ اپنی منزل مقصود تک جا پہنچنے۔ جو ایک ڈراؤنے پر خوف خیگل کا ایک سچائیک تھا۔ کیا تو ریل میں اور کیا ٹم ٹم میں حسفر لو مکس بچارہ چارلی سے بہت کم مہکلام ہوا تھا۔

جہاں تک میرا خیال ہے اس دہیاتی علاقہ میں شاید تم اول ہی وضھ آئے ہو۔ حسفر لو مکس نے سچائیک کھوتے ہوئے کہا۔ اب ٹم ٹم ایک ٹوٹی ہوئی سڑک پر لنجان درختوں میں جہاں کہ بالکل اندر ھمرا تھا۔ اور ہاتھ کو ہاتھ نہیں سوچتا تھا چلنے لگی۔ ۶۔

چارلی، ہاں پیٹ ریکنڈ پارک آگیا ہوں۔

حسفر لو مکس۔ پہہ سن کر کھل کھلا کر نہیں۔ اس کی یہ سنسی بالکل مصنوعی ہوجہ میں تھی۔ اور جس کی یہ ہیبت ناک کھل کھلا ہے اس تہباہی اور دیرانہ میں بچارہ لڑکے پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکی) ہاں بیشک تم اپنے سر بز و شاداب علاقہ لندن کے مقابلہ میں اس کو بالکل مختلف پاؤ گے پہنچل جس کو ”دھارست لاک“ کا جیگل کہتے ہیں چار میل مرربع میں ہے جس کے عین وسط میں رکھوائے کی چھوپڑی ہے اور اردو گروہین میل تک سوائے ایک چویلی کے اور کوئی آبادی نہ ہے۔

چارلی میں اس کی کچھ پرواہ نہیں کرتا۔ میرے لئے سب بُرا ہے“ گو دھ پہہ کہنے کو تو کہہ گیا مگر اس کی آواز میں لغزش پائی جاتی تھی۔ یہ

زر کی طبع میں چھلتے ہی خاک نیارے
 اور چاپاکہ شکر یہ میں کچھ دُرا فشاری کرے رہا ان سے مسٹر ڈبلن کا
 پائی تھی) فقط مسٹر لوپورا نہ کہا تھا کہ لوکس نے اُس کو اشارہ سے
 منع کر دیا۔ اتنے میں چارلی اندر کے کمرہ سے ہاتھ میں ایک چرمی
 بیگی لیے ہوئے تھے کہ جس کا لوکس منتظر ہی کھڑا تھا۔

بیچارہ چاہلی پر نم آنکھوں اور بھرے ہوئے دل سے اپنی والدہ
 کو والوں اُٹ کھتا ہوا بدمعاشر بسفر لوکس کے ہمراہ ہو لیا ہے
 کیا فرصہ ہے کہ سب کوئی ایک ساجواب
 آؤ نہ ہم بھی سیر کریں کوہ طور کی ۴

دوسری باب

تجھل میں مکان

بڑے سلطتوں کو کرتا ہے باشیں نیک اونچی بیسے آشیانہ زرع و زغم کا شاخ
 جبھر لوکس اور اس کا نوجوان ہمراہی پوپا سنگ اساؤک ۳ پر
 ریل سے اترے۔ چھاں ان کے واسطے ایک نفیس ٹم ٹم جس میں
 ایک عمدہ دیلر کی قسم کا گھوڑا جتا ہوا تھا تیار کھڑی ملی۔ چالاک
 سائیس گویا ان کا منتظر ہی کھڑا تھا۔

جب یہ دونوں بیٹھنے کے تو ٹم ٹم سیدھی قبیلہ سے باہر جانی شروع

کبھی نہ ہو۔ علاوہ تمہارے اور کئی آدمی بھی خجھل کے باہر پڑ رہے رہتے ہوں گے۔

چارلی۔ تو علاوہ اور کاموں کے میرا یہ بھی کام ہو گا۔ اور وہ دوسرے کیا کام ہوں گے؟ اور یہ کہ کروہ سوچنے لگتا۔ غصب کا مقام ہے کہ اس نے اس دیہاتی کام کے واسطے شہرتی لڑکے کو پسند کیا کہ جس سے وہ بالکل واقع نہیں۔ پر شاید یوں ایسا کیا گیا ہے کہ جسپر لو مکس کو میرے والد کا دوست ہونے کی وجہ بمحضے محبت ہے یہ۔

جسپر لو مکس یہاں تم کو اور کام بھی کرنے ہوں گے۔ جو تمہیں کہلتا ہے جائیں گے۔ اور اس بڑے بھی میں کہا کہ چارلی کو آگے بولنے کی کچھ جڑات نہ ہوئی۔ اور اتنے میں وہ ان تجان درختوں میں سے نکل کر ایک کشادہ میدان میں جا پہنچے۔ جس کے وسط میں ایک مشکل۔ پرانا اور پختہ دیواروں والہ جھوپٹا نظر آیا۔ جہاں کتوں کے بھوکنے کی آواز ان کا خیر مقدم کیا۔ اور جو لو مکس کی ایک خاص قسم کی سینٹی بجانے سے خاموشی سے بدل گئی۔

جسپر لو مکس نے مکان کے فریب پہنچنے کرنی جیب سے گنجی نکال کر ششیم کے ایک بڑے بھاری دروازہ کا قفل کھولا۔ اور من آپنے نوجوان ہمراہی کے ایک گلی میں لکھا چلا گیا۔ جہاں سے وہ ہو گرد ایسے ہاتھ دالی ایک بیٹھک میں پہنچنے۔ بہاں لو مکس نے ایک دیا سلامی جلا کر موم قبی روشن کی۔ جس کے جلنے کے ساتھ ہی چارلی کی چکا چونڈ آنکھوں نے

بجھیا نکاں منظر اور خیلی گنجان و رخت اور جھاڑیاں اس کے لئے تسلیٰ
بجھشی نہ تھیں۔ ہاں اگر کچھ اطمینان دیتا سمجھا تو وہ یہہ خیال تھا کہ ہر صورت
وہ اپنی غریب پوڑھی والدہ کو دو پونڈ مارہوار بھیج سکے گا۔ مگر وہ پوچھنے
سے باز نہ رہا کہ کیا جھوپڑی میں عرف ہم تم دونوں ہی ہوں گے؟“
حسبہ روکس نہ ہاں۔ ہاں اور کوئی نہ ہو گا۔ صرف نواب کے دیگر ملازم
لوگ ضرور آیا کریں گے۔ بلکہ بعض وقت خود نواب بھی ڈاٹھب نہیں
جو نواب تم کو اپنی مصاحبت کے وہ طے پسند کرے۔ کیوں۔ بیٹا چار ایڑا
یہہ کہ مکروہ پھر اپنی بھیب ہنسی سے ہنسا۔ اور سماں ہی اسکے وہ اپنے
نواب کی تعریف میں کچھ گنگنا نے لگا۔ کہ وہ بڑا حیم اور فیاض ماںک
ہے۔ اور اپنے نوکریوں سے اچھا سلوک کرتا ہے۔ یہ تواب در اصل
فرانس کا باشندہ تھا۔ اور اس کا نام ڈی۔ گورن تھا۔ اور کچھ مدت نہ
گذری کھی کہ قلعہ لانگ کلور، میں رہنے آیا تھا۔ قلعہ لانگ کلور کی حد
میں وہ خیل کھلا چو قلعہ والوں کے وہ سطے بطور شکارگاہ کے استعمال
ہوتا تھا۔ اور جیس کہ مخالف حسپھر روکس نواب ڈی۔ گورن کی طرف سو
مقرر تھا ان نواب ڈی۔ گورن کا یہ سخت حکم تھا کہ اس کے خیل سے
کوئی نہ گذرنے پائے اور بغیر اجازت خیل میں گذرنے والے سے
(برآپش آتا تھا)

حسپھر روکس۔ بیٹا چار ایڈا علاوہ دیگر کاموں کے تھے ایہ بھی، ایک کام
ہو گا کہ خیل میں پھر کراں جان شخصوں کو روکو۔ خواہ وہ خود نواب ہی

جیفرلومکس تو پڑھے جان کا نکو اپنے کب میں شامل کرنے کا منشار نہ سمجھا۔ شاید وہ تم کو جھوٹے سکے بنانے اور چلاستے میں کمزور سمجھا۔ ہے،“ چارلی۔ کا یہ سن کر منہ لال ہو گیا۔ اور اس نے مستعدی سے جواب دیا کہ نہیں۔ میں کمزور نہیں سمجھا جو ریاضن میرے والد کو اچھا سمجھا وہ مجھے برا نہ سمجھا۔ مگر والد بزرگوار نے مجھے کبھی اُنکے چھوٹے نک کو نہ کہا۔ جیفرلومکس یہ مگر کیا تم شامل ہوئے اگر تم سے کہا جانا۔

چارلی۔ آہ۔ بنتیا۔ میں کیا کچھ اپنے والد کی خوشی کے لئے نہ کرنا! جیفرلومکس۔ نے اٹیناں تجھش لمبا سائنس لمحنیچا۔ اور اپنے ہونے والے بیٹے کو محبت بھری لگاہ سے دیکھا۔ ایک دوبار اس نے چاہا کہ چارلی کو اپنا حال بتا دے۔ مگر پھر خیال کی کہ نہیں۔ ابھی نہیں۔ ذر اور اس کو اچھی طرح آزماؤں۔ لکھا ناختم ہونے کے بعد وہ اپنے نئے مدگار کو بالا خانہ پر ایک عمدہ سولے کی جگہ بتدا آیا۔

چارلی صحیح ترٹکے ہی چڑیوں کے چھپائے اور پرندوں کو اپنے معبود خیقی کی یاد میں گیت گانے کی آواز پر سے جاگ آٹھا۔ اور کپڑے پین جھٹ باہر لکھ آیا۔ اور وون کی روشنی میں اپنے اروگر و کی چیزوں کو دیکھنے لگا صبح کا وقت سمجھا۔ اس سہیانے وقت میں جو ٹھنڈی ٹھنڈی ہوا جل رہی کہتی اور قریب کے پھولوں کے تنہتہ کی بھیتی بھیتی خوشبو نے چارلی کے دماغ کو معطر کر دیا۔ وہاں اُسے قدرت کاملہ کا کچھ اور ہی منتظر نظر ہے۔ جو اس نے آج تک کبھی نہ دیکھا سمجھا تھا حد تک

ایک عجیب و غریب کمرہ دیکھا جس کا نمونہ تاید ناظم کے اسٹچ سے
لیا گیا ہو۔ جیسا کہ شکارگاہ کے محافظت کے جھونپڑے میں موجود تھا بندوقیں
لٹک رہی تھیں۔ وہ لیکر شکاری سامان دبوار پر قرینہ سے سجا ہوا تھا۔
کمرہ میں ایک طرف شیشہ کی الماری میں خوبصورت اور زنگ برلنگے
پرندہ شکار کئے ہوئے جن کی کھالوں میں ٹھیس اس صفائی سے بھرا تھا
کہ زندہ معلوم ہوتے تھے۔ رکھتے تھے۔ مگر چونکہ یہ چارہ چارلی کو ان
باتوں سے بالکل حظانہ تھا۔ لہذا ان چیزوں نے اس پر کوئی اثر نہ کیا۔
یہ چارہ چارلی کے بجائے کوئی دیگر تجربہ کا رشحتس کبھی ہوتا تو نہ پہیاں سکتا
کہ تازہ نوکر شدہ لوگس کو اس طرح ناظم کی وضع کا مکان سمجھانے
کی فرصت کب ملی۔ اور اس میں آنی عقل کہاں سے آئی؟“
جب سفر لوگس ہیں اب رات کے کھانے کی تیاری کرنا چاہیے کھانا
کھا کر میں تم کو تمہارے سوئے کی جگہ تلا دوں گا۔ رات کا کھانا دنوں نے
میکر اس چھوٹے پختہ پر ائے باور پنچانہ میں لپکایا جو گلی کے اس طرف
کھانا کھاتے وقت لوگس نے ڈری چالاکی وہشیاری سے سلسلہ
گفتاؤ بدلت کر چارلی کا بچپن کا حال اس سے پوچھ لیا۔ اور باتوں باتوں
میں اس کو یقین دلا دیا کہ وہ اس کے والد کا بڑا دوست ہے۔ اور
اس سے یہ کبھی کہلایا ہی لیا کہ وہ کبھی کبھی اپنے والد کے ہمراہ اس تھانہ
میں جو برمائی ڈزی میں تھا۔ کہ جہاں اس کا باپ ناجائز سکہ نباایا کرتا
تھا۔ جایا کرتا تھا۔

پر آگر کہ گیا۔

کوچوان رے نجوایک پھیل سیل جسم کا گندمی زنگ آدمی تھا جس کے بال
خانہ نی زنگ کے تھے۔ جس فر لوکس کو دیکھ کر آنکھ کا اشارہ کر کے لہا محفوظا
صاحب یہ بیٹھے۔ آپ کے چھوٹے بچوں کا دانہ آگیا۔ اور ساتھ ہی وزیر
زنگا ہوں سے چارلی کو دیکھتے ہوئے کہا۔ آدمیاں لڑکے یہ صندوق بہت
بجھارتی ہے۔ فر اہیں مدد و دلکش لیکن مسکار لوکس نے چارلی کو روکا۔ اور
دونوں خود اس صندوق کے آثار نے میں مشغول ہوئے۔ کہ جس نے
آن دونوں کو پسینہ پسینہ کر دیا۔ جب صندوق اتار دیا گیا تو ان کو ایک
اویحیت پیش آئی۔ اور وہ یہ کہ صندوق بڑا کھا اور مسکان کے
دروازہ میں نہ جاسکتا تھا۔ اس پر لوکس نے اس ہندمی زنگ بالوں
والوں کی لذت اشارہ کیا۔ جس نے جواب دیا کہ کیا کریں یہاں تو ہم ہی
رہ گئے۔ مگر چالاک لوکس جلد اپنی اس حیرانی پر غارب آگیا۔ اور ہمراہ
سے باہم تکی کہا کہ سوائے اس کے اور کوئی تم پر نہیں ہو سکتی کہ سن سان
رات میں اس سے کھو لکر اس کا سامان نہ ریجا ویں۔

جب کہ ہمراہی نے ثبات میں اپنا سر بلایا۔ اور جھیکڑ، منکھا کر تپما نبا۔
جس وقت جھیکڑ اچڑا گیا تو لوکس نے چارلی کی عرف مرڈ کر کیا۔ میں
قنبہ میں ذرا کام کو جانا ہوں۔ جہاں سے میں تمہارے واسطے محفوظ
کھا کر پڑوں کا ایک عمدہ جوڑا۔ اور جھرٹے کے گارڈس لتیا۔ ورنگا۔ جو تم کو
پہنچت تمہاری اس موجودہ پوشش کے بہت اچھا سمجھے گا۔ سانچے

تک نام درخت سلسلہ وار لگے نظر آتے تھے۔ اور سلمنے کی طرف صاف جگہ پر کئی مرغی غائب ہوئے تھے جنہیں مرغیاں کوئی بیٹھی اور کوئی پھر تی نظر آ رہی تھی۔ اور جب ای ان شہنسی قدر تی نظارہ کی بہار دیکھ رہا تھا کہ اتنے میں لوگوں سے باہر آیا۔ جو اس وقت ہشاش بیش نظر آ رہا تھا۔ اور کیوں نہ ہو۔ جب سے کہ چارلی آیا اور (لوگوں نے) اس سے اس کی پیاری گفتگو سنی جس کی کہ اس کو ضرورت کھی تو اس کے مزاج میں بہت کچھ فرق پیدا ہو گیا تھا۔

جبکہ لوگوں (نجدہ پیشانی) تمہارا خیال ہو گا کہ ہم مرغیاں پاتے اور ان کے نڈے بیچے ہیں۔ کیوں بیٹھا چارلی؟؛ اگر تمہارا واقعی یہ خیال ہے تو غلط ہے۔ ان مرغیوں کے بیچے تیر کے نہ رکھ کر ہم بیچے نکلتے ہیں۔ اور ان کو نواب کے موسمِ خزاں کے شکار کے واسطے پاتے ہیں اور ہاں مجھے یاد آ گیا کہ آج تپتر کے بچوں کا امریکیہ کا بنا ہوا دانہ ایک پرٹے صندوق میں آنے والا ہے۔ میں کل جب جان کا مقدمہ سننے لندن گیا تھا تو وہاں خرید آیا تھا۔ آج چلو اب ناشستہ کریں روونوں نے اس سمجھی ہوئی بیٹھاک میں یکجا ناشستہ کیا۔ جس میں اچھا خاصہ وقت لگا اس کے بعد لوگوں نے مرغیوں کو دانہ دیا۔ کتوں کو راتب کھلایا۔ کہ اتنے میں ورنے سے ایک چھکڑ کے پہلوں کی کھڑکھڑا ہٹ اس کے سکان میں آئی۔ اور اس نے اطمینان دہ سانس کھینچا۔ پہہ ایک خوب لد اہوا و پہاڑی چھکڑ اسکھا۔ جو کھڑکھڑا تا سیدھا جھونپرٹے کے دروازہ

پر سے بڑھی ہوئی شانہیں ہیں اور ایک خوبصورت معزز نوجوان
جو عمر میں چار لیے سے کچھ بھی بڑا سکھا۔ میدان میں آنکھا۔

چار لی چھٹ اپنی جگہ سے اٹھ کر لپکا اور چلا کر بولا یہ جناب آپ کو
یہاں نہیں آنا چاہیے۔ آپ کا یہاں کچھ کام نہیں، ساتھ ہی مرتے
اپنی ذمہ داری یاد آگئی۔

نوجوان یہ او ہو۔ یہ آپ ہیں کون ذاتِ شریف؟ یہ کہہ کر نہ اور دہنسا
اور آگے بڑھا چلا آیا۔ چار لی نے جوان کی وضع قطع اور بیش بہا باس سے
فوراً یہ معلوم کر لیا کہ کوئی امیرزادہ ہے۔

چار لی۔ دیری سے یہ میں مسر لوگس کا مد دگھار ہوں۔
نوجوان یہ اور یہ حضرت لوگس کون ہیں؟

چار لی یہ نواب ڈی گورن کی نیکار گاہ کے اعلیٰ محافظ تبا

نوجوان۔ اب کے زور سے قبیلہ مار کر دہنسا۔ تم میں سے ایک بھی مذاق
سے خالی نہیں؛ اچھا تم اس فرائیسی کے مد دگھار محافظ ہو۔ گونڈا ہر تم
کسی دفتر کے بیکار ملازم معلوم ہوتے ہو میں صرف کل ہی اکسفورد کالج
سے آیا ہوں۔ مجھے نواب ڈی گورن سے ملنے کا بھی آتفاق نہیں ہوا۔
مگر تمہارے ایسے ہی پر دیسی جہنہی بیجا حق وہ لے ہی یہاں مد دگھار محافظ
کی نوگری کرنا گوارہ کریں گے۔

اب وہ ایک دوسرے کے قریب ہو گئے تھے۔ اور بہہ بھی ایک حکمت
خدا اکھتی کہ وہ دونوں اس طرح لمبیں جیسا کہ ایک دوسرے کو وہ آپس میں

ہی اس کے تکویہ معلوم رہے کہ میری غیر حاضری میں تم پہاں کے منخار دو سہ وار ہو۔ گویا ہیں تو نہیں کہ اوپر سے کوئی گذرے لیکن بالفرض اگر کوئی آبھی جائے تو اس کو فوراً جنگل سے باہر جانے کو کہنا۔ اور ساتھ ہی اس کا نام و پتہ لکھ لینا۔ چونکہ اس جنگل میں کسی کا کوئی استحقاق نہیں۔ اس لئے گذرے والے ضرور صیغہ مداخلت بیجا میں گردانے جا سکتے ہیں۔

چارلی۔ اور اگر کہیں خود نواب آگیا تو یہ

حیفہ و مکس۔ چونکہ تم اس سے پہاں نہ سکو گے۔ لہذا اس کو بھی جنگل سے باہر جانے کا حکم دنیا۔ اور خبردار کسی حالت میں کسی کو اس صندوق کے پاس مت جانے دنیا۔ جس وقت لوگوں چلا گیا تو چارلی نے صندوق کو بچانے کا بہہ بہتر طریقہ مناسب جانا کہ اس پر اچک کر بیٹھیں۔ اور سوچنے لگا۔ ایسی کیا شے ہے۔ جو اس قدر وزنی ہے۔ وانہ تو اس قدر بھاری نہیں ہو سکتا۔ صندوق کے انہیں مڑا ہوا تھا کہ باہر سے کچھ نظر آئے

تیسرا باب

ایک آسان فتح

قدم رہتا ہے ثابت خیکا اس سختی دور ہیں۔ پہاڑ ہیں وہ ہی سرفلغم فولا دکر ڈیں
چارلی کو صندوق پر بیٹھئے کوئی ایک لمحہ کدر اہو گا۔ کہ یہاں کیس اسے
معلوم ہو اکہ اس کو کوئی خفیہ طور سے دیکھو رہا ہے۔ ایک لمحہ بعد پکڑ دیہی

ویا قت رکھتا ہو۔ اور میں یہہ در اسی بات اُس کجھت فرانسیسی نواب کی رجو صندوق میں تیتر کا دانہ منگتا تھے، نہ معلوم کر سکوں۔ اس خیال کے آئے ہی وہ آگے بڑھا۔ لیکن چارلی اپنے دلپتے تھے قد سے راستہ روک کر کھڑا ہو گیا۔ اس گو چارلی کو جسفلو مکس ایک ہنگامہ نہ بجا تھا۔ اور نہ آئے یہ اپنی موجودہ لوگری ہی پسند تھی۔ مگر آہ وہ کل ہی اپنے باپ کو زبان دیکھ کا تھا کہ وہ اپنی ماں کا خبر گیراں رہیکا۔ اور جسے اُس کو اب وہ بہر صورت پورا کرنا چاہئے۔

قول قسم کی شرم ملاقات کا حافظ

انسان کو ضرور ہے ہربات کا حافظ

چارلی یو نہیں آپ آگئے ہنیں آ سکتے۔ آپ کو سیدھا جنگل سے باہر چلا جانا چاہیے۔

نوجوان اس قسم کا آدمی ہی نہ تھا کہ اُسے کوئی روک سکے اور وہ یہ را نہ مانتے۔ وہ بات کرتے ٹینوں لیتا تھا۔ اس نے اپنے منخالف کو خوب جانشی۔ اور چاہا کہ اپنے منخالف کو ہٹا کر آگے بڑھ جائے۔ کہ بکا کیچڑا لے اپنے نازک ہاتھ سے اس کے گھال پر کھپڑ جمادیا۔

جو ان چینیں بھیس ہوئے تھے۔ اور منستہ ہوئے چارلی کے ایسا منگ رسید کیا کہ اس کا مقابل روپڑا۔ اور روئے ہوئے۔ کبھی راستہ روکنے کی کوشش کی۔

پلکتے تھے گلابی اشک اسکی حشیم پرم سے

برا بھینا کہہ رہے سنے۔ اس فور ڈکے طالب علم نے اپنے مقابلے کے پیروں پر اے زندگی کی کھنچی۔ اور اب اُس کے پیارے اور مرغوب چہرہ کو ویکھ رہا تھا۔ مگر چارلی اُسی طرح برابر اپنی سختی پر قائم تھا۔

چارلی۔ نے آخر استقلال سے کہا کہ ”میں اعلیٰ محافظات کا مدودگار ہوں، ابھی نیا ہی نوکر ہو اموں۔ میرا سامان تک رسکتے ابھی نہیں آیا ہے۔ آپ براہ مہربانی اس خیک سے باہر چلے جائیں اور مجھے اپنا نامہ تپہ لکھاتے جائیں تو جو ان شیعہ قسم بخوبی سکتے ہوں؟“ میں راڑک باستہ ہوں۔ میرے والد مسٹر باستہ یہاں باستہ ہاں میں رہتے ہیں۔ جب سے میں نے ہوش سنبھالا ہے میں اس ہارست لاک خیک میں با اجازت اُس کے مالک سرجارج ٹرینگٹھم پا آزادی پھرتا رہا۔ اب سناء ہے کہ تم عہلانگ کلوڑ اس کے متعلقہ جائیداد کسی فرانسیسی نواب کو کرایہ پر دی گئی ہے۔ مگر ہاں وہ اس قدر بڑھا صندوق وہاں کیسا پڑا ہے۔ شاید پیاں نو باجا ہو گا۔ تب تو محافظہ ہیات زندہ دل آدمی ہے۔ چارلی رشکی طور پر یہ باجا نہیں ہے اسیں تپڑ کے بچوں کا دانہ ہے۔ تو جو ان۔ پہہ سن کر مہکا بکارہ گیا۔ اس نے اپنا ہوت چبا یا سا اور منہ سے منموںی سیٹھی بچانی دور کہا درست ہے؟“ مگر میاں لڑکے بچوں کا دانہ تو بوریوں میں آیا کرتا ہے۔ مجھے اس صندوق کو عمدہ طور سے بخوبی و تکھینا جانتے۔ کہ راز کیا ہے۔ دل میں تعجب ہے میرا چھاڑ دیکھانی توہ سے پاتک سراغ رسانی میں کامل دسترس ہمارت